دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ از نگاہ راحیل

باب سوم

قسط نمبر 5

منافقت کے لیے ایک ضرب المثل ہے

برائی نہ دیکھو

برائی نہ سنو

برائی نہ بولو۔

www.novelsclubb.com

جب شیطانی کج روی

بند دروازوں کے پیچھے چھپ جانا

چاردیواری کے اندر موجود ہے۔

گناہ کیا ہے اور کیا نہیں؟

ادراک کی نظر میں ہے

لیکن دکھاوے کے اندر

گناہ گاری

اور دھوکہ دہی

www.novelsclubb.com

خاموشی میں بہت کچھ کھو جاتا ہے۔

پھر بھی وہ عذاب میں مبتلا ہیں

جب بے گناہی ختم ہو جاتی ہے

زبانیں گھبراہٹ سے ڈرپوک ہیں

نتیجے میں ہونے والے تشدد سے ڈرتے ہیں۔

روزمرہ کے خیالات متزلزل

وہ ہمارے درمیان چلتے ہیں

بدسلوکی

ٹوٹا ہوا

بھولا ہوا

گمراہ۔

www.novelsclubb.com

لفٹوں کی طرح اوپر نیچے

جب تک آپ غلط بٹن نہیں دبائیں گے

پھر تمام مسافروں کو انکار کر دیا جاتا ہے۔

خاموش گناہوں میں

برائی 'شر مساری

جن کے دلوں پر پٹیاں بند ہیں

آہستہ آہستہ بڑھاپا پتھر میں

www.novelsclubb.com

جیسا کہ افسوسناک جبر جیت جاتا ہے۔

وہ چہرے جو میں نے دیکھے ہیں

اپنے گھروں میں اجنبی

معاشرے میں رہنے کے لیے جدوجہد کرنا

ایک مسترد شدہ اور مایوس ترجیح۔

ہم سب پھلتے پھولتے ہری بھری چراگاہوں کی تلاش میں ہیں

ایک ایسی جگہ جو کچھ کبھی نہیں تھی

کچھ پہلے سے زیادہ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں

لیکن ہر جال دوسرے جال کی طرف لے جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

دکھ سہنے کا ایک فن ہے

اندھیرے میں تم امید نہیں دیکھ سکتے

چپکے چپکے گناہوں میں بہت کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔

(نظم سائلینٹ سنز۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میکائیل صاحب ماریہ بیگم کو بہت چاہتے تھے۔"

انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔

دو سال پہلے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنگھار میز کے سامنے کھڑی ماریہ اپنے کندھے تک آتے سیاہ بالوں میں کنگی کر رہی تھی۔ سرخ ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔اس کا تعلق چونکہ ایک بہت معزز خاندان سے تھا اس لیے وہ خود بھی بہت سلجھی ہوئی تھی۔وہ

ہر کام کو نفاست سے انجام دیتی۔ محب الوطنی کا جزبہ تو اس کے خون میں تھا۔ اپنے

ملک پر کسی قسم کا سمجھوتا اسے منظور نہ تھا اور

وہ کسی کو اس کی اجازت بھی نہ دیتی کہ وہ اس کے ملک کا سمجھوتا کرے۔

وہ خوشی سے زیر لب کہنے لگی

"آج میکائیل بہت خوش ہوگا۔"

اسے آج میکائیل ملک کے گھر آنے کی بہت بے تابی تھی۔

آخر آج دن ہی کچھ ایسا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب سورج کی کرنوں کو رات کی تاریکی نے گھیر لیا، تب میکائیل اپنے گھر پہنچا۔

ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اس نے دیکھا کہ ماریہ ڈائنگ ٹیبل کے ساتھ والی

کرسی پر بیٹھی تھی۔اس نے اپنا سر ڈائننگ ٹیبل پر جھکا رکھا تھا جس وجہ سے اس کے سیاہ بال ایک طرف کو گر رہے تھے۔وہ میکائیل کا انتظار کرتے ہوئے اب تھک کر سو چکی تھی۔

میکائیل اس کی جانب بڑھا۔

اس کے قریب جا کر وہ کہنے لگا

"آج تم میرا انتظار کرتے ہوئے تھک گئی؟"

ماریہ ایک دم گھبرا کر اٹھی۔

"آپ۔۔۔آپ کب آ گئے؟"

نیند سے بھری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"بس کچھ ہی دیر پہلے۔"

www.novelsclubb.com

میکائیل یہ کہتے ہوئے ڈائنگ ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر آ بیٹھا۔

"واہ! تم نے آج اتنا کچھ بنایا۔"

میکائیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی۔۔۔امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔"

"تم نے کھانا کھالیا؟"

"نہیں۔۔۔وہ میں۔۔۔"

"آؤ بیٹھو۔۔۔ کھانا کھاؤ۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ میکائیل کے برابر میں آکر بیٹھی۔

"میکائیل۔۔۔"

"ہاں؟"

اس نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو یاد ہے آج کیا ہے؟"

میکائیل کے فون کی سکرین جگمگائی۔

"اسلم کالنگ۔"

میکائیل نے فون اٹھایا اور اسلم سے فون پر بات کرنے کے لیے لان تک چلا گیا اور ماریہ وہیں بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ماریہ کی آنکھوں میں خوشی اور وہ چمک جو میکائیل کا انتظار کرتے ہوئے تھی' وہ اب غائب ہو گئی۔

"کاش!۔۔۔میکائیل آپ کبھی مجھے وقت دے سکتے۔"

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوئی تو ماریہ باورچی خانہ تک گئی۔میکائیل رات کو دیر سے ہی گھر آیا تھا۔ماریہ باورچی خانہ میں عنایہ بی بی کو ناشتہ بنانے کا حکم دینے کے بعد ڈائنگ روم تک گئی۔ میکائیل بھی وہیں موجود تھا۔ماریہ اسے دیکھ کر خوش تو ہوئی لیکن اس نے میکائیل کو بظاہر نظرانداز کیا۔

"اسلام وعلیکم !۔"

میکائیل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہوں۔۔۔واسلام !۔"

ماریہ نے بھی قدرے روکھے سے انداز میں کہا۔

"تو آپ مجھ سے ناراض ہیں ؟"

میکائیل نے ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو نظریں جھکائے چہرے پر خفگی لیے بیٹھی تھی۔

"نہیں۔۔میں آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی۔۔ناراض تو اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔"

ماریہ نے کہا تو میکائیل مسکرایا۔

"اوہو۔۔آج تو میری بیگم صاحبہ مجھ سے کچھ زیادہ ہی ناراض ہیں۔۔اور شاید یہ آپ کا حق بھی ہے۔"

ماریہ اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی۔

"میں بھول گیا تھا کہ کل ہماری انیورسری تھی۔۔۔اور یہ میری غلطی بھی ہے۔"

وہ اپنی بات مکمل نہ کر پایا جب ماریہ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"تو؟"

"تو یہ کہ۔۔۔میں اس غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔"

میکائیل نے اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا! اور وہ کیسے ؟"

ماریہ نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"آج رات تیار رہنا۔۔۔ہم ڈنر پر چلیں گے۔"

میکائیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور کو رات کی تاریکی نے گھیر لیا تھا۔

وہ جامنی رنگ کی ساری میں ملبوس تھی۔وہ اپنے سیاہ بال ایک طرف کیے اور کانوں میں سلور نازک جھمکے پہنے ہوئے تھی۔ گردن پر سلور لاکٹ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔آنکھیں ہمیشہ کی طرح کاجل سے لبریز۔ہونٹ لال لپ اسٹیک سے بھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

کار کے ہارن کی آواز آئی۔

"میکائیل آ گئے۔"

اس نے زیر لب کہا۔

اس کے چہرے پر بہت خوشی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں ڈنر کرنے میں مصروف تھے کہ تب ہی میکائیل نے ماریہ سے کہا

"آج تم بہت حسین لگ رہی ہو۔"

میکائیل نے ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے نہیں لگتی؟"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے فوراً کہا۔

"نہیں پہلے بھی لگتی ہو۔۔ مگر آج تم پہلے سے زیادہ حسین لگ رہی ہو۔"

"اچھا بس۔۔بس۔۔اتنی تعریف مت کریں۔"

ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماریہ! ایک بات پوچھوں؟"

"جی۔"

"تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟"

"ام۔۔اس کا جواب میں کیسے دوں۔۔"

اس نے تھوڑا سوچا اور پھر کہنے لگی

"دیکھیں۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔اتنی کہ شاید آپ کے لیے اپنی جان بھی دے دوں۔۔ لیکن اگر آپ کبھی غلط ہوں گے۔۔تب میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تو محبت نہ ہوئی۔"

میکائیل نے ابرو اچکا کر کہا۔

"نہیں! میکائیل۔۔ محبت اسی کو کہتے ہیں۔۔ صحیح کام میں ساتھ دینے کو۔۔اور غلط کام میں ساتھ چھوڑ دینے کو۔"

"اچھا! اور وہ کیوں؟"

میکائیل نے سوال کیا۔

"کیونکہ۔۔غلط کام میں ساتھ دینے کا مطلب یہ ہو گا کہ میں آپ کا برا چاہتی ہوں۔۔اور غلط کام کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈنر کرنے کے بعد وہ دونوں گھر کو لوٹ آئیں۔

www.novelsclubb.com

آدھی رات کا وقت تھا۔

رات کی تاریکی میں چاند کی روشنی بہت دلفریب لگ رہی تھی۔

ماریہ سو رہی تھی کہ اچانک اسے کسی کی آواز آئی۔وہ اپنے بستر سے اٹھی تو اس نے دیکھا کہ میکائیل کمرے میں نہیں تھا۔

"میکائیل کہاں گئے؟"

وہ زیر لب کہہ کر کمرے سے باہر نکلی۔

ان کا کمرہ بالائی منزل پر تھا۔ان کے کمرے کے ساتھ ایک اور چھوٹا سا کمرہ تھا جو اتنا استعمال میں نہیں تھا۔وہاں سے ماریہ کو میکائیل کی آواز آرہی تھی۔ جیسے وہ کسی سے بات کر رہا ہو۔اور جواب میں بھی کسی کی ہلکی سی آواز آرہی تھی۔

ماریہ اس کمرے تک گئی اور جب اس نے میکائیل کی باتیں سنی تو اس کے پاؤں تلے زمین ہی نکل گئی۔اس کی آنکھوں میں سے خود بخود آنسو ٹپکنے لگیں۔اس کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔

"میکائیل۔۔۔ایسا۔۔کیسے کر سکتے ہیں؟"

اس نے زیر لب اپنے آپ سے ایک دکھ بھرے انداز میں سوال کیا۔

اس نے میکائیل کی کسی سے فون پر کی جانے والی باتیں سن لی تھیں۔وہ ارد گرد دیکھنے کے بعد چپکے سے اپنے کمرے میں آئی۔وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ تب ہی میکائیل وہاں آگیا۔

"تو تم نے سب سن لیا؟"

میکائیل نے کہا۔اس کے چہرے پر ملال کی ایک لہر تھا۔

ماریہ خوفزدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر اس کی آنکھوں میں طیش کی ایک لہر بھی تھی۔ میکائیل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔اس کا چہرہ وہی تھا۔ لیکن آج اس کے چہرے میں کچھ مختلف تھا۔

"ماریہ دیکھو۔۔۔ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔"

میکائیل سنجیدگی سے یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ماریہ اس کی جانب تیزی سے بڑھی اور کھینچ کر اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔

"تم۔۔ کس قدر بے غیرت نکلے۔۔ اپنے ہی ملک کا سودا کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی۔"

میائیل نے اس کی جانب طیش کے عالم میں دیکھا اور اس کی سرخ پڑتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا

"ماریہ! تم جو سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔یہ صرف ایک بزنس ہے۔"

ماریہ کی آنکھوں میں آج میکائیل کے لیے نفرت اس کے لیے محبت سے کئی گنا زیادہ تھی۔

"بزنس مائے فٹ!۔۔تم نے اس آدمی کے ساتھ ہاتھ ملا لیا جس نے پتا نہیں ہمارے کتنی ہی لوگوں کو شہید کر دیا۔۔کتنے ہی معصوم بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔"

میکائیل کی برداشت اب ختم ہو گئی تھی۔اس نے ماریہ کا بازو پکڑا اور اسے زور سے اپنی جانب کھینچ کر اس سے کہا

"دیکھو ماریہ! تم اس معاملے سے دور رہو۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ۔۔"

میکائیل کہہ ہی رہا تھا کہ ماریہ نے اپنا بازو چھڑوایا اور بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑ رہا تھا۔

"تم دیکھنا میکائیل! میں تمہاری حقیقت دنیا کے سامنے لا کر ہی دم لوں گی۔"

ماریہ اس سے خوف زدہ تھی لیکن پھر بھی وہ سچ کہنے سے نہ رکی۔

وہ سیڑھیوں کی جانب بھاگی اور وہ سیڑھیاں اترنے ہی لگی تھی کہ میکائیل نے اس کے ہاتھ کی کلائی جکڑ لی۔

"ماریہ تم جانتی ہو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ لیکن۔۔

تم سے کئی زیادہ محبت مجھے اپنی عزت سے ہے اور میں اس بات کی کسی کو اجازت نہیں دوں گا کہ کوئی میری عزت کو پامال کرے۔"

وہ یہ کہتا ہوا ماریہ کے ہاتھ کی نازک کلائی مروڑ رہا تھا اور ماریہ اسے تکلیف سے بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم جیسے لوگوں کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔۔ صاف صاف کہو۔۔ تمہیں محبت صرف اپنی دولت سے ہے۔"

اس کی آواز بلند تھی۔

"یہی سمجھ لو۔۔۔ مگر اب تم یہ سوچو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں۔"

ماریہ یہ سن کر سناٹے میں آگئی۔ خطرہ ہر جانب تھا۔ میکائیل نے اپنے چہرے پر ایک خطرناک قسم کی مسکراہٹ لائی۔ یہ وہ چہرہ نہیں تھا جسے ماریہ پہچانتی تھی۔ یہ تو ایک بہت ہی مختلف چہرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ! میں تمہیں کبھی نہیں بھولوں گا۔"

اس سے پہلے کہ ماریہ کچھ سمجھ پاتی میکائیل نے ماریہ کا ہاتھ چھوڑا اور پھر اسے سیڑھیوں کی طرف دھکیل دیا۔ماریہ کی چیخ پورے گھر میں گونجی۔

سیڑھیوں سے گرتی ماریہ کو دیکھتے ہوئے میکائیل قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

آخری سیڑھی پر منہ کے بل گری ماریہ اب اپنی دبی دبی آخری سانسیں لے رہی تھی۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔میکائیل اپنے مغرور انداز میں سیڑھیوں سے نیچے اترتا آخری سیڑھی تک آیا اور ماریہ کے سامنے پنجوں کے بل زمین پر بیٹھا۔

"تم۔۔ تمہیں سزا ضرور ملے گی میکائیل۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بند ہوتی آنکھوں سے میکائیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی آواز میں گھٹن تھی۔ جیسے اس کا گلہ کسی نے دبا رکھا ہو۔اس کی نگاہوں میں بے بسی تھی۔

"کسے سزا ملے گی اور کسے جزا' اس کا فیصلہ ہمیشہ میں کرتا ہوں۔"

میکائیل نے ہمیشہ کی طرح اپنے مغرور انداز میں کہا۔

شاید ماریہ بچ جاتی مگر میکائیل نے اس کی گردن کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ لیا اور پھر اس کی گردن کو اپنی پوری قوت سے دبانے لگا۔

ماریہ کی آنکھیں بند ہونے لگئیں۔اور پھر ہر طرف موت کا اندھیرا چھا گیا۔

رات کی تاریکی اور چاند کی دلفریب روشنی اس واقعہ کی خاموش گواہ بنے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

موجودہ دن۔۔

ارم بالکل سکتے میں تھی۔اور عنایہ بی بی یہ بتاتے ہوئے کئی آنسو بہا چکی تھیں۔

"گھر کے سب ملازم کہاں تھے اس وقت؟"

ارم نے دکھ بھرے انداز میں سوال کیا۔

"ہم سب ملازموں کے quarters تو تم نے دیکھ ہی رکھیں ہیں۔۔گھر سے بالکل ایک طرف کو ہیں۔۔اور ویسے بھی وہ وقت آدھی رات کا تھا۔"

عنایہ بی بی نے جواب دیا۔

"آپ کو یہ سب کیسے معلوم؟"

ارم نے سوالیہ نگاہوں سے عنایہ بی بی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ارم !اس وقت میں میکائیل صاحب کے گھر میں اپنا کچھ سامان بھول گئی تھی وہی لینے کے لیے میں آئی تھی اور جب میں نے یہ سب دیکھا تو۔۔"

انہوں نے ذرا سا وقفہ لیا۔

"تو؟"

ارم نے پوچھا۔

"میں باورچی خانہ میں چھپ گئی تھی میں خاموشی سے یہ سب دیکھتی رہی۔"

"آپ نے کچھ کیا کیوں نہیں؟"

"میں کیسے کر سکتی تھی کچھ ؟۔۔مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ میکائیل صاحب ماریہ بیگم کے ساتھ یہ کریں گے۔"

"اف اللہ !اس قدر ظالم ہو سکتے تھے میکائیل صاحب میں یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ارم کے اعصاب غصے کی وجہ سے تن گئے تھے۔

اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بھیگنے لگئیں۔

"ماریہ بیگم کی موت کی وجہ انہوں نے کیا قرار دی؟"

"انہوں نے بس یہ کہہ دیا کہ وہ سیڑھیوں سے گر کر مر گئ۔"

"اُچ!۔"

"ان کے ماں باپ نے معاملے کی تہ تک جانے کی کوشش نہیں کی؟"

"انہیں شک ہوا تھا میکائیل پر لیکن۔"

"لیکن کیا؟"

"انہوں نے جب ماریہ صاحبہ کی لاش کا پوسٹ مارٹم کروایا۔۔تو ایک ڈاکٹر نے رپورٹز میں یہ ثابت کر دیا تھا کہ ان کی گردن پر نشانات تھے۔۔مگر وہ۔۔"

"وہ کیا؟"

www.novelsclubb.com

"وہ کچھ دنوں بعد ہارٹ اٹیک سے مر گیا۔"

"اُچ۔۔ان رپورٹز کا کیا ہوا؟"

"وہ رپورٹز غلط قرار دے دی گئیں۔"

"میں نے یہ بات تمہیں صرف اس لیے بتائی کیونکہ تم بہت اصرار کر رہی تھی ورنہ یہ بات میرے ساتھ ہی دفن ہو جانی تھی۔۔اب خدا کا واسطہ۔۔یہ بات کسی کو نہ بتانا۔۔ سمجھ آئی؟"

ارم کا ذہن کسی اور طرف تھا۔وہ ایک گہری سوچ میں ڈوبے پوچھنے لگی

"آپ کے پاس کوئی بھی ثبوت نہیں؟"

"نہیں۔"

عنایہ بی بی نے افسوس کے ساتھ جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 1 فروری 2022۔

www.novelsclubb.com

نینا جہاز کی کھڑکی سے امن کے شہر اسلام آباد کو دیکھ رہی تھی۔

"اسلام آباد! مجھے تمہارا امن یاد آئے گا۔"

اسلام آباد ایک ایسا شہر ہے جہاں قدرت کے کرشمے آپ سے بات کرتے ہیں۔

جہاں لوگ اپنے ساتھ ہونے والے واقعات کا گواہ قدرت کو بنا لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کی کرنوں نے استنبول کو گھیر رکھا تھا۔ مگر آج ان کرنوں کے ساتھ ساتھ بادل بھی چپکے چپکے سے دکھائی دے رہے تھے۔

منظر تھا ترکیے کی فوج کی خفیہ بیس کا جو براق بے کو ملی تھی۔

نیلی آنکھوں والا براق احمت اور ایلدار کو اپنی بھاری آواز میں کچھ بہت ہی سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری اطلاع کے مطابق مرات کا اگلا حدف İstinye Park Alışveriş Merkezi (شاپنگ مال) ہے۔۔ جہاں وہ خود بھی موجود ہو گا۔"

"آپ کو یہ خبر کس نے دی؟"

احمت نے تجسس سے بھری بھری نگاہوں سے براق بے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"میں اپنے دشمن کی ہر بات سے واقف ہوں۔"

براق نے فاتحانہ انداز میں جواب دیا۔

براق نے کہا تو احمت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔"

براق نے کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا چاروں موسموں کی سرزمین پر قدم رکھ چکی تھی۔

وہ ترکیے تھا۔

سلاطین کا وطن ترکیے۔

اس کا اس سرزمین پر لینے والا ہر قدم اس کی زندگی میں ایک کے بعد ایک نئی تبدیلی لانے والا تھا۔

وہ عبایے اور سکارف میں ملبوس تھی۔اس کے ساتھ عریشہ جینز اور شرٹ میں ملبوس تھی'اس نے اپنے بالوں کی ایک ہائی پونی بنا رکھی تھی۔

ائیر پورٹ پر سیوداازدمیران کا انتظار کر رہی تھی۔وہ سیاحوں کی گائیڈ تھی۔اس نے نینا کو ڈاکومینٹری بنانے میں بھی مدد کرنی تھی۔

نینا اور عریشہ کی نظر جب سیودا پر گئی تو وہ اس کی جانب بڑھے۔

"مرحبا! نینا۔"

سیودا نے کہا۔

"مرحبا! مرحبا۔"

سیودا کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں۔انتہائی دلکش۔وہ اپنے سنہرے بال ایک بن میں باندھے ہوئے تھی۔ایک گلابی رنگ کے فراک میں ملبوس سیودا ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگ رہی تھی۔مگر نینا کے سامنے عریشہ اور سیودا کا حسن ماند پڑ گیا تھا۔کیونکہ نینا میں ایک خاص بات تھی۔وہ سب سے کچھ الگ ہی لگتی تھی' بالکل منفرد۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی میں چاند کی روشنی پول میں موجود نیلے پانی کو چمکنے کا موقع دے رہی تھی۔

میر آئے نیٹٹوریم میں موجود نیلے پانی کے پول کے سامنے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

براق وہاں سے گزر رہی رہا تھا کہ اس کی نظر میر آئے پر پڑی۔ وہ اس کی جانب بڑھا۔

"کیا کر رہی ہو میر آئے؟"

وہ یہ پوچھتے ہوئے میر آئے کے ساتھ آ کر بیٹھا۔

"کچھ نہیں بس یونہی بیٹھی ہوئی تھی۔"

"evet(ٹھیک ہے/ہاں۔)"

"ایسی کون سی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

براق کی بات سن کر میر آئے چونکی۔

"ک۔۔کوئی بات نہیں ہے۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"ایوت! تو تمہارا ویلفیر سنٹر کیسا جا رہا ہے؟۔۔آج کل تم وہاں بہت کم جاتی ہو؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔آج کل مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔"

"مصروفیات؟ کیسی مصروفیات؟"

"ام۔۔وہ۔۔"

میر آئے اپنی بات مکمل نہ کر سکی۔کیونکہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا جواب دے۔

"میر آئے! میں تم سے ایک بات کہوں؟"

براق کے انداز میں اس بار کچھ مختلف تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایوت! ایوت!۔"

میر آئے نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے سچ بتاؤ گی؟"

براق کی بات سن کر میرآئے کے دل پر کسی نے بہت سا بوجھ ڈال دیا۔

"ک۔۔ کیسا سچ ؟"

میرآئے ایک دم بہت ڈر گئی تھی۔

"ایوت تو تم مت بتاؤ۔۔ میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔"

"کیا مطلب ؟"

میرآئے جیسے سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے، مگر پھر بھی اپنی تسلی کے لیے اس نے پوچھا۔

"ایلدار۔"

وہ یہ نام سن کر سناٹے میں رہ گئی۔ ہر طرف ایک گھبراہٹ کی لہر دوڑنے لگی۔

"بتاؤ کیا تم ایلدار کو نہیں چاہتی ؟"

براق نے کہا، لیکن اس کے انداز میں غصہ نہیں تھا۔ وہ یہ سب بہت ہی آرام سے کہہ رہا تھا۔

"آبے! وہ۔۔"

"اوہ! تو تم مجھ پر بالکل اعتبار نہیں کرتی۔"

"Hayır(نہیں! نہیں) آبے۔۔ مجھے اعتبار ہے آپ پر۔"

"تو پھر بتاؤ کیا سچائی ہے۔"

"!evet یہ سچ ہے۔"

"ہوں۔۔ ایلدار بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ تمہیں اس سے بہتر شخص کبھی نہیں مل سکتا۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے یہ سن کر حیران ہوئی، اور اسے خوشی بھی ہوئی۔ شاید وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ براق یامان تھا، حیران کر دینے میں ماہر۔

"آپے!۔۔تو کیا آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟"

اب کی بار میر آئے کا لہجہ کچھ آرام دہ تھا، ہر قسم کے خوف سے دور۔

"نہیں۔۔بس مجھے یہ دکھ ہے کہ تم نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا۔"

"مجھے معاف کر دیں۔"

اس نے معصومانہ انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں میر آئے۔۔تم بس یہ بتاؤ کہ آخر تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں رہا؟"

"نہیں آپے!ایسی بات نہیں ہے۔۔مجھے تو۔"

www.novelsclubb.com

"تو کیا؟"

"مجھے تو ایلدار نے منع کیا تھا۔"

"سچ!۔۔کیوں؟"

وہ جیسے کچھ سمجھا نہیں۔

"کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ financially stable ہو جائے۔"

"تمام۔۔تم کیا چاہتی ہو؟"

براق نے پوچھا تو میر آئے نے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا چاہتی تھی۔

"دیکھو میر آئے اگر وہ پہلے financially stable ہونا چاہتا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں۔"

براق نے کہا۔

"لیکن ہم نے کبھی کسی کو جج نہیں کیا۔۔تو اسے ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہم اس کو اپنے سے کمتر سمجھیں گے؟"

میر آئے دکھی انداز میں کہہ رہی تھی۔

"میر آئے! ہر کسی کی کچھ ویلیوز ہوتی ہیں۔۔کچھ preferences ہوتی ہیں ۔۔ہمیں انہیں چیلنج نہیں کرنا چاہیے۔"

براق نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تمام!۔۔آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔"

میر آئے سمجھ گئی تھی۔

"میں ہمیشہ صحیح کہتا ہوں۔"

براق نے ابرو اچکا کر کہا۔

"کیا میں ایلدار کو بتا دوں کہ آپ جانتے ہیں ہمارے بارے میں؟"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے براق سے سوال کیا۔

"اس کا فیصلہ تم خود کرو۔"

"اگر ایلدار کو معلوم ہوا کہ براق آپ ہمارے بارے میں جانتے ہیں تو اسے یہی لگے گا کہ میں نے انہیں بتایا اور پھر وہ مجھ پر کبھی اعتبار نہیں کرے گا۔۔اس لیے۔"

وہ سوچ ہی رہی تھی کہ براق نے پوچھا

"تو کیا فیصلہ کیا تم نے؟"

"میں ایلدار کو نہیں بتاؤں گی۔"

"تمام!۔۔جیسے تمہاری مرضی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 3 فروری 2022۔

www.novelsclubb.com

İstinye Park Alışveriş Merkezi

استنئے پارک استنبول کے استنئے کوارٹر میں ایک شاپنگ سنٹر ہے۔اس میں 291 سٹورز ہیں اور ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔اس میں چار سطح کی زیر زمین پارکنگ ہے۔

اس کے مرکز میں بند اور کھلی ہوا والے دونوں حصے ہیں۔اوپن ایریا سیکشن میں ایک سبز مرکزی پارک ہے جو سڑک کے کنارے خریداری کی پیشکش کرتا ہے۔

اس کے مرکز میں ایک مستند ترک فوڈ بازار شامل ہے' جو ایک روایتی ترک بازار ہے' جو ترکی کے فن تعمیر اور تاریخ سے متاثر ہے۔

www.novelsclubb.com

آج اس شاپنگ مال میں نینا اور عریشہ سیودا کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔نینا تو یہاں ڈاکومینٹری کے سلسلے میں آئی تھی کیونکہ یہاں پر ایسی بہت سی چیزیں تھیں جسے وہ

اپنی ڈاکومینٹری میں لکھ سکتی تھی مگر عریشہ اور سیودا یہاں آکر خود شاپنگ میں مصروف ہو گئے۔

سورج آج زور و شور سے چمک رہا تھا۔

نینا آج ایک میرون کلر کے عبایے میں ملبوس تھی جس کے اوپر اس نے ایک لائٹ پنک کلر کا سکارف اپنے چہرے کے ارد گرد لپیٹا ہوا تھا۔اس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح بہت پر کشش لگ رہا تھا۔سیاہ بڑی آنکھیں اور سفید رنگت کے ساتھ گلابی گال اس کے حسن میں مزید اضافہ کرتے تھے۔وہ اپنے ہاتھ میں ایک نوٹ بک لیے ہوئے تھی جس پر وہ ارد گرد کی چیزوں کو دیکھتے ہوئے کچھ تحریر کر رہی تھی۔

دوسری طرف عریشہ اور سیودا شاپنگ کرنے میں مصروف تھے۔

وہ تینوں شاپنگ مال کی بالائی منزل پر تھے۔

"سیودا! اب نیچے چل کر چیزیں دیکھ لیتے ہیں۔۔ یہاں پر اور کچھ خاص نہیں ہے۔"

"ایوت! (ٹھیک ہے)۔"

وہ دونوں نینا کے ساتھ لفٹ تک گئیں۔ لفٹ کے دروازے کھلے اور وہ تینوں لفٹ کے اندر داخل ہوئیں۔

لفٹ کے دروزے سیدھا شاپنگ مال کی نیچلی منزل پر جا کھلیں۔

وہ تینوں لفٹ سے باہر نکلائیں تو وہاں کا منظر دیکھ کر ان کے قدم زنجیر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

وہاں ہر طرف خوف کی فضا قائم تھی۔ ہر طرف خطرہ ہی خطرہ تھا۔ سیاہ لباس میں بہت سے نقاب پوش آدمی وہاں موجود تھے جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں پستولیں

اٹھائی ہوئی تھیں۔اور وہ پستولیں انہوں نے وہاں موجود ہر شخص پھر خواہ وہ آدمی ہو 'عورت ہو یا کوئی بزرگ ہو ان کے سروں پر تان رکھی تھی۔

"hareket etme"(ہلنا مت!)۔"

ان نقاب پوش افراد میں سے ایک آدمی نینا وغیرہ کو دیکھ کر چلایا۔نینا اور عیشہ کچھ سمجھ نہ سکیں۔

"وہ کہہ رہے ہیں یہاں سے ہلنا مت۔"

سیودا نے نینا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

نینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ان نقاب پوش افراد میں سے تین افراد نینا وغیرہ کی جانب بڑھیں اور ان کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ دیے۔انہوں نے سب کی طرح نینا کے سر پر بھی پستول تان دی۔

"اگر کسی نے پولیس کو بلانے کی کوشش کی تو انجام کا ذمہ دار وہ خود ہو گا۔"

ان نقاب پوش افراد میں سے ایک آدمی نے سب کو تنبیہ کی۔

تب ہی بالائی منزل سے لوگوں کے چلانے اور چیخنے کی آوازیں آئیں۔ جس یہ بات ثابت ہوئی کہ انہوں نے پورے مال پر قبضہ کر لیا تھا۔

"کون ہو تم لوگ؟"

نینا نے انگریزی میں اس نقاب پوش شخص سے کہا جو نینا کے سر پر پستول تانے کھڑا تھا۔

"لڑکی! تمہیں معلوم ہو جائے گا جلد ہی۔۔جب ہم تم سب کو یہاں موت کے گھاٹ اتار کر چلے جائیں گے۔"

وہ فاتحانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تب ہی کسی کی آہٹ کی آواز آئی۔ سب کی نظریں بائیں جانب گئیں۔

چھ فٹ لمبا قد' سیاہ شرٹ کے اوپر سیاہ لیدر کی جیکٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس براق یامان ان کی طرف ایک فاتحانہ انداز میں آرہا تھا۔ اس کے بھورے بال جن میں ہلکا

سنہرا رنگ بھی موجود تھا وہ ہمیشہ کی طرح جیل سے ایک طرف کو سیٹ کیے ہوئے تھے۔اس کی نیلی آنکھوں میں آج کچھ خاص تھا۔ایک امید۔

کسی کو فتح کر لینے کی امید!۔

لیکن وہ یہاں تنہا نہیں تھا۔اس کے ساتھ ایلدار از جان بھی تھا۔

وہ نقاب پوش افراد انہیں دیکھ کر چوکنا ہوئے۔

"ایلدار! دیکھ رہے ہو تم شکار خود شکاری کے جال میں آ پھنسا ہے۔"

www.novelsclubb.com

براق نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"وہی دیکھ رہا ہوں براق بے!۔"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایلدارا اور براق یہ سب ان نقاب پوش افراد کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"sen!(تم!۔)"

براق نے نقاب پوش آدمی کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"تم جانتے ہو آج تم لوگوں کا ماسٹر مائنڈ بھی ہمارا شکار بنے گا۔"

براق نے اپنی بات مکمل ک تو ایک نقاب پوش آدمی نے جواب دیا

"دیکھتے ہیں کون کس کا شکار بنتا ہے۔"

نینا نے جیسے ہی یہ دیکھا کہ وہ لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہیں 'اس نے اپنی سیاہ ہائی ہیلز اس نقاب پوش شخص کے پاؤں پر دے ماری جو اس کے سر پر پستول تانے کھڑا تھا۔وہ شخص بوکھلا سا گیا۔نینا نے بھاگ کر مال کے دروازے تک جانے کی ناکام کوشش کی۔تب ہی ان میں سے نقاب پوش شخص نے نینا کو بازو سے پکڑ کر فرش کی طرف پھینکا۔وہ گھٹنوں کے بل فرش پر جا کر گری۔اس آدمی نے نینا کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھیں اور پستول دوبارہ اس کے سر پر تان دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں بھاگنے کا بہت شوق ہے۔"

اس شخص نے بلند آواز میں کہا۔

"چلو یہاں کی تباہی کی شروعات ہم تم ہی سے کرتے ہیں۔"

وہ سب گھبرا گئے۔

"bir! Iki!üç!(ایک! دو! تین!۔)"

اس شخص نے یہ سب ایک فاتحانہ انداز میں کہا۔

اس نے نینا کے سر پر رکھی پستول لوڈ کی اور پھر اب بس ایک آواز کی دیر تھی۔

ایک زوردار آواز جو نینا کی اس دنیا سے تمام راہیں جدا کر دینے والی تھی۔ جو نینا کے وجود کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

نینا موت کو بالکل اپنے سامنے دیکھ کر نہیں گھبرائی۔ اس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو نینا کی زبان سے خود بخود ادا ہوئے۔

اور پھر وہ زوردار اور بھیانک آواز پورے مال میں گونج اٹھی۔

عریشہ اور سیو دا زور سے چلائیں۔

پستول سے گولی چل چکی تھی۔اس زوردار اور بھیانک آواز نے اس کی تمام راہیں اس دنیا سے جدا کردی تھیں۔

سرخ خون بہنے لگا تھا۔

"اگر ظلم کے خلاف کوئی بھی شخص آواز نہ اٹھائے تو یہ معاشرہ انسانوں کے رہنے کے لیے نہیں ہے بلکہ جانوروں کے لیے ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حلیمہ صاحبہ ظہر کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں۔

"اللہ! میری بیٹی کی حفاظت فرما۔"

ان کے دل پر جیسے بہت سا بوجھ پڑ گیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ جیسے کچھ تھا جو ان کے دل نے محسوس کر لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے آج اپنے ویلفیئر سینٹر میں کافی دنوں بعد آئی تھی۔ اس نے اپنے موبائیل پر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔ لیکن جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے دو تین بار کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اف اللہ! نینا فون کیوں نہیں اٹھا رہی؟"

میر آئے کے چہرے پر ناگواری کی ایک لہری دوڑی۔ اس نے نینا کو بہت سے میسجز کیے اور پھر فون کو ناگواری سے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرخ خون بہہ رہا تھا۔وہ شخص زمین پر گرا ہوا تھا۔یہ وہی نقاب پوش شخص تھا جو نینا کے سر پر پستول تانے ہوئے تھا۔نینا یہ سب بہت حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔اسے اس سب کی امید نہ تھی۔وہ اب سیودا اور عریشہ کے ساتھ کھڑی تھی۔

کچھ لمحے پہلے۔۔

"bir! Iki!üç!(ایک!دو!تین!۔)"

اس شخص نے یہ سب ایک فاتحانہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

براق نے ایک نظر ایلدار کو دیکھا اور ابرو اچکائے۔ایلدار سب سمجھ گیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلتا آگے کو بڑھا۔اور براق بھی خاموشی سے پیچھے کو ہوا۔اور پھر وہ سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

وہ تھوڑا دور گیا اور مال میں لگے ایک سفید ستون کے پیچھے چھپ گیا۔ وہاں سے اس نے اپنی پستول سے اس شخص کا نشانہ باندھا جو نینا کے سر پر پستول تانے کھڑا تھا۔

براق نے اپنی پستول لوڈ کی اور پھر اس نے گولی چلا دی۔

گولی کی زوردار اور بھیانک آواز پورے مال میں گونجی۔ وہ گولی اس شخص کے سیدھا سینے پر جا کر لگی تھی۔ اس نقاب پوش شخص کی موت اسی وقت واقعہ ہو گئی۔

"آخر براق کے نشانے سے کون بچ سکتا تھا۔"

وہاں ہر طرف ایک دم خوف سا پھیل گیا۔

نینا نے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھا تو اسے براق نظر آیا۔ یہ وہی تھا جس نے اسے بچایا بلکہ بچایا تو اسے اللہ نے تھا، براق تو صرف ایک وسیلہ بنا۔

نینا فرش سے اٹھی اور سیودا اور عریشہ کے پاس بھاگی۔ براق اسے یونہی چند لمحے دیکھتا رہا۔ وہ حیران تھا کہ یہ لڑکی موت کو اپنے اتنا قریب دیکھنے کے باوجود گھبرائی نہیں۔

نینا عریشہ اور سیودا کے پاس اس لیے بھاگی کیونکہ انہیں جن نقاب پوش افراد نے پکڑ رکھا تھا وہ خود انہیں چھوڑ براق کی طرف متوجہ تھے۔

تبھی مال کے داخلی دروازے جہاں پر کئی نقاب پوش افراد راستہ روکے ہوئے تھے ' اس طرف سے بہت سی گولیاں چلنے کی آواز آئی۔

مال کے دروازے پر جو نقاب پوش افراد کھڑے تھے وہ سب اب زخمی حالت میں زمین پر گرے ہوئے تھے۔ وہ سب گولیوں سے لہولہان تھے۔

اور ان سب کی اس حالت کا زمہ دار تھا بھوری آنکھوں والا احمت۔

لیکن وہ یہاں اکیلا نہیں آیا تھا۔

اس کے ساتھ بہت سے فوجی بھی تھے۔

یہ منظر دیکھ کر ایلدار اور براق کے چہرے کھل اٹھے۔

ان سب فوجیوں نے مل کر سب سے پہلے تو یہاں پر موجود عام لوگوں کو نکالا۔

لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ نقاب پوش افراد یہ سب خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔انہوں نے بھی کوشش کی تھی انہیں روکنے کی لیکن ان کی تعداد چونکہ اب براق اور اس کی ٹیم میں موجود فوجیوں سے کم تھی اس لیے وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔

سب عام شہری وغیرہ شاپنگ مال سے حفاظت کے ساتھ نکل گئے تھے۔

اب اس مال میں موجود تھے صرف وہ نقاب پوش افراد اور براق کے ساتھ اس کی ٹیم۔

حیرت کی بات تھی وہ نقاب پوش افراد وہاں سے بھاگے نہیں جب کہ کئی نقاب پوش افراد کو براق اور اس کے فوجیوں نے جہنم واسل کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگ بھی مرنا چاہتے ہو؟"

براق نے ان چند بچے ہوئے نقاب پوش افراد کو دیکھ کر کہا۔

وہ نقاب پوش افراد یہ دیکھ کر پتا نہیں کیوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگیں۔

یہ منظر براق اور اس کے فوجی سمجھ نہ سکیں۔

تب ہی کسی کی آہٹ کی آواز آئی۔

سب متوجہ ہوئے۔

ایک درمیانے قد والا شخص سر پر ایک ہیٹ اور چہرے پر ایک سیاہ کپڑا لگائے ان کی جانب بڑھ رہا تھا۔

یہ ہیٹ براق نے پہلے بھی کہیں دیکھ رکھی تھی۔

ہاں! یہ وہی ہیٹ تھی جو کارابے پہنا کرتا تھا۔

مطلب یہ وہی تھا۔۔

براق کا سب سے بڑا دشمن۔۔

مرات!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"آخر تم آ ہی گئے مرات۔"

براق نے چبا چبا کر بولا۔

مرات مسکرایا۔

"ہاں! میں آ گیا۔"

مرات نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کون ہو تم؟"

براق نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"تم جانتے نہیں ہو مجھے؟"

www.novelsclubb.com

مرات نے پوچھا، اس کے انداز میں کچھ تھا جو براق سمجھ نہ سکا۔

"تم اپنے چہرے سے یہ کپڑا ہٹاؤ گے تو ہی مجھے پتا چلے گا کہ تم کون ہو۔"

"براق بے! لگتا ہے اس کا چہرہ دیکھنے کے قابل نہیں ہے اس لیے یہ 'یہ کپڑا اپنے چہرے پر لگائے رکھتا ہے۔"

احمت نے طنزیہ کہا۔

براق یہ سن کر مسکرایا۔

"اچھا! تو آج تم لوگ دیکھ ہی لو کہ میں کون ہوں۔"

مرات نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور کھینچ کر وہ کپڑا اپنے چہرے سے ہٹا دیا۔

اس کا چہرہ دیکھ کر براق کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

یہ ایک انجان چہرہ تھا جسے آج تک براق نے نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کون تھا؟

"تم مجھے نہیں جانتے براق لیکن میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں۔"

"askerler (سپاہیوں) ایک ایک کو موت کے گھاٹ اتار دو۔"

براق نے بلند آواز میں حکم دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر طرف بھگدڑ مچ گئی۔

گولیوں کی آواز۔

مار پیٹ۔

کچھ دیر سب کچھ یوں ہی چلتا رہا اور بالا آخر تمام نقاب پوش افراد موت کے گھاٹ اتر گئے۔

اب بس ان نقاب پوش افراد کا سر براہ باقی تھا۔

مراات!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

براق نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مرات کو پکڑ لو۔ مرات نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔

وہ سپاہیوں کی قید میں یا یوں کہو کہ وہ براق کی قید میں آگیا تھا۔

"تو مرات! یہ مت سمجھنا کہ کھیل اب ختم۔۔ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے۔"

براق نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا اور عریشہ سیودا کے ساتھ ایک ٹیکسی میں سوار تھے۔ تینوں کے چہروں پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔

"سیودا! تمہارے ترکیے میں یہ سب بھی ہوتا ہے۔"

عریشہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا عام طور پر نہیں ہوتا لیکن تم یہ دیکھو کہ کسی کو جانی نقصان نہیں ہوا۔۔ تمہیں ماننا پڑے گا کہ ہمارے فوجی بہت قابل اور بہادر ہیں۔"

سیودا نے مبالغہ آمیز انداز میں کہا۔

"ہاں! ہمارے بھی کچھ کم نہیں۔"

عریشہ نے ابرو اچکا کر کہا۔

"ویسے نینا تم بہت بہادر ہو۔"

سیودا نے نینا کی تعریف کی تو نینا مسکرائی۔

"لیکن ایک بات کہوں۔۔ برا تو نہیں مانو گی؟"

www.novelsclubb.com

یہ بات سیودا نے تھوڑا ہچکچا کر کہی۔

"ہاں کہو۔"

نینا نے کہا۔

"تم تھوڑی جلد باز بھی ہو۔۔ مطلب اگر تم نے بھاگنے کی کوشش نہ کی ہوتی تو تمہارے ساتھ یہ سب کچھ نہ ہوتا۔"

نینا نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سیو دا سچ کہہ رہی ہے کہ وہ بہت جلد باز ہے۔ بس شاید نینا یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ منظر تھاتر کیے فوج کی خوفیہ بیس کا۔ جس کے تہہ خانے میں ایک کمرہ تھا۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک کرسی پر مرات کو باندھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بھی ڈھکا ہوا تھا اور منہ پر ٹیپ لگائی ہوئی تھی جس وجہ سے وہ نہ کچھ بول پا رہا تھا اور نہ ہی کچھ دیکھ پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کی خاموشی اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ وہاں مرات کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

اچانک خاموشی میں کسی نے خلل پیدا کیا۔

کسی کے قدموں کی آہٹ!۔

مرات کے چہرے سے کسی نے وہ کپڑا اہٹایا اور اس کے منہ پر لگی ٹیپ بھی کسی نے اتاری۔

وہ براق یامان تھا جس کے ساتھ ایلدار اور احمت بھی تھے۔

"خوش آمدید مرات!۔"

www.novelsclubb.com

براق نے مسکراتے ہوئے ایک فاتحانہ انداز میں کہا۔

"براق! تمہیں کیا لگتا ہے تم جیت گئے؟"

مرات نے کہا تو براق کو کچھ عجیب لگا۔

"وہ ابھی بھی یہ کہہ رہا تھا، حیرت ہے۔"

براق نے دل ہی دل میں سوچا۔

"تم اب بھی یہ کہہ رہے ہو؟"

براق کے دل اور جسم نے یہ کہتے ہوئے ساتھ دیا اور شاید دماغ نے بھی۔

"ہاں! میں اب بھی یہ کہہ رہا ہوں۔"

مرات نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جانتے ہو مرات! میرا دشمن مجھ سے کبھی چھپ نہیں پایا۔"

براق نے ایک فاتحانہ انداز میں کہا، مگر اس کے دل میں کچھ کشمکش پیدا ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب میں جو سوال پوچھوں اس کے جواب مجھے دو۔"

"جیسے تم نے کہا اور میں نے مان لیا۔"

مرات نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ماننا تو تمہیں پڑے گا۔"

براق نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایمرے چچا کہاں ہیں؟"

اس نے سوال کیا۔ مگر یہ اس کا آخری سوال نہیں تھا۔اس نے اپنے سوال جاری رکھیں۔

"اونور کہاں ہے؟"

اس نے پھر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

اونور وہ شخص تھا جس کے لیے مرات اور اس کا باپ کارابے کام کیا کرتے۔یوں کہہ لو کہ برائی کی دنیا کا بادشاہ تھا وہ۔

"براق تم یہاں مجھ سے سوال کر رہے ہو۔۔ چلو میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔"

مرات نے کہا تو اس کی آنکھوں میں کچھ خاص تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھ جتنے بھی لوگ ہیں وہ تمہارے خیر خواہ ہیں؟"

براق اسے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"چلو میں صاف الفاظ میں کہتا ہوں۔۔ تم جانتے ہو۔۔ تمہاری تمام خبریں مجھ تک کون پہنچاتا تھا؟"

تم جانتے ہو تمہارے ساتھ کون غداری کر رہا ہے؟"

مرات کہہ رہا تھا تو براق نے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچ لی۔

"کون؟"

براق نے ہچکچاتے ہوئے یا شاید گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ شخص ہے۔۔"

اس سے پہلے کہ مرات اپنی بات مکمل کرتا'ایک زوردار آواز پورے تہہ خانے میں گونج اٹھی۔

مرات کے سر پر گولی لگی تھی۔ سرخ خون بہنے لگا تھا۔وہ ختم ہو چکا تھا۔

اور یہ سب کیا تھا احمت نے۔

براق اور ایلدار ساکت سے کھڑے یہ سب دیکھتے رہ گئے۔

"احمت! یہ تم نے کیا کیا؟"

www.novelsclubb.com

براق چلایا۔

تو احمت اپنے قدم پیچھے لینا شروع ہوا۔

"احمت! بتاؤ یہ کیا کیا؟'

براق یہ کہتا ہوا اس کی جانب تیزی سے بڑھا۔ احمت کا چہرہ بہت پریشان تھا۔ جیسے وہ یہ سب کرنا نہیں چاہ رہا تھا۔

براق نے ایک زوردار تھپڑ احمت کے منہ پر مارا لیکن احمت خاموش رہا۔

"کیا تم ہی ہو وہ غدار ہو؟"

براق نے کہا تو اس کا دل اس کے جسم اور دماغ کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

احمت نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بس سر جھکائے کھڑا رہا۔

"ایلدار! جاؤ اسے بند کر دو وہاں جہاں ہم غداروں اور مجرموں کو بند کرتے ہیں۔"

ایلدار احمت کو لے کر قید خانے تک چلا گیا۔ براق کی آنکھیں نم تھیں۔

www.novelsclubb.com

اپنوں کا دھوکہ انسان کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

براق کے ذہن کے پردوں پڑ ایک دم یامان بے کے الفاظ اجاگر ہوئے۔

"اس دنیا میں تمہارے لیے سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے منافق دوست۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایلدار احمت کو قید خانے میں بند کروانے کے بعد براق کے پاس واپس لوٹا۔

"براق بے! آپ ٹھیک تو ہیں؟"

ایلدار نے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔احمت کو بند کر دیا تم نے؟"

براق نے زخمی انداز میں پوچھا۔اس کی انکھیں نم پڑ گئی تھیں۔

"جی بے! آپ۔۔"

وہ کہہ ہی رہا تھا کہ تب ہی اس کی بات براق نے یوں کہتے ہوئے کاٹ دی کہ

www.novelsclubb.com

"جب تک وہ اپنا منہ نہ کھولے اسے وہیں رکھنا۔"

"جیسا آپ کا حکم۔۔مرات کا کیا کرنا ہے؟"

"کسی بھی طرح سے یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ مرات مر گیا ہے۔۔ورنہ ہم اونور تک نہیں پہنچ پائیں گے۔"

"آپ کو یقین ہے کے کہ اونور اس کے پیچھے آئے گا۔"

"آئے گا۔۔میرا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔۔میں ہمیشہ صحیح ہوتا ہوں۔"

اس نے یہ کہا تو اس کا دل یہ سب کہنے میں دماغ اور جسم کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ اس نے ابھی اتنا بڑا دھوکہ کھایا تھا پھر بھی وہ یہ سب صرف اپنی ذات کی تسکین اور اپنی شکست کو تسلیم نہ کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ایسا ایلدار کو لگا۔

"اس کی لاش کا کیا کرنا ہے؟"

"اسے ٹھکانے لگا دو۔۔ایسی جگہ جہاں کوئی نہ پہنچ پائے۔"

براق نے کہا تو ایلدار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بے! آپ کو کیا لگتا ہے؟ احمت نے ایسا کیوں کیا ہو گا؟"

ایلدار کے سوال پر براق مسکرایا۔

"تم جانتے ہو ایلدار ! چاہے سلطان محمت فاتح ہو یا سلطان سلیمان 'انہوں نے بھی منصب کی خاطر اپنے ہی بھائیوں کو اپنے ہاتھوں سے مار ڈالا۔"

وہ تھوڑا سا وقفہ لے کر اپنی بات کو دوبارہ جاری کرتے ہوئے کہنے لگا

"اب ان کو اس حد تک جانتے ہو کس نے پہنچایا؟"

ایلدار نے سوالیہ نگاہوں سے براق کو دیکھا۔

"لالچ نے۔اور شاید مجبوری نے !۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کی تاریکی نے شہروں کی ملکہ کو گھیر لیا تھا۔

استنبول میں تاریکی ہر سو پھیلی تھی۔ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی۔

نینا اپنے ہوسٹل کے کمرے میں موجود بیڈ پر بیٹھی اپنی ڈائری لکھ رہی تھی۔ ساتھ ہی اس نے اپنے اوپر ٹھنڈ کی وجہ سے کمبل بھی لیا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والے بیڈ پر عریشہ بھی کمبل منہ پر لیے سو چکی تھی۔ دیوار پڑ لگی گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔ ٹیبل پر رکھے نائٹ لیمپ کی روشنی سیدھا اس کی ڈائری پر آکر گر رہی تھی۔

اس نے آج امی سے بات بھی کی تھی۔ ان کو اس بات کا یقین بھی دلایا تھا کہ وہ یہاں بالکل خیریت سے ہے۔ وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ اج اس کے ساتھ مال میں کیا واقعہ پیش آیا۔ لیکن جب اسے حلیمہ صاحبہ نے یہ بتایا کہ ان کی طبیعت کچھ خراب ہے' تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ انہیں ابھی کچھ نہیں بتائے گی۔ ورنہ وہ اور پریشان ہو جائیں گی اور اسی بنا پر ان کی طبیعت بھی زیادہ خراب ہو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تعالیٰ! میرا یہاں آنے کا مقصد پورا کر دینا آمین۔"

اس نے اپنی ڈائری پر تحریر کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق گھر دیر سے پہنچا۔ وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف گیا۔ کمرے میں جا کر وہ پہلے فریش ہو کر آیا اور پھر الماری میں سے کوئی تاریخ پر مبنی کتاب نکال کر صوفے پر آ بیٹھا۔ اسے ابھی نیند نہیں آ رہی تھی۔ یا شاید وہ یہ جانتا تھا کہ اس کے خیالات اسے سونے نہیں دیں گے۔

وہ اپنے آپ کو مصروف کرنے کے لیے اور اپنے خیالات سے پیچھا چھڑانے کے لیے وہ کتاب پڑھنے لگا۔

اس کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔

اس نے کتاب سے سر اٹھا کر دیکھا تو دروازے کی دوسری جانب میر آئے کھڑی تھی۔ وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ اپنے سنہرے بالوں کا اس نے ایک ہلکا سا بن بنایا ہوا تھا۔

"آ جاؤ میر آئے۔"

اس کا لہجہ کچھ زخمی سا تھا۔

www.novelsclubb.com

میر آئے کمرے میں داخل ہوئی اور براق کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھی۔

"تم اب تک سوئی نہیں؟"

براق نے پوچھا۔

"بس مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔۔آپ کیوں اب تک جاگ رہے ہیں؟"

"انسان تب تک نہیں سو سکتا جب تک اس کا ذہن ہر قسم کی جنگ سے آزاد نہ ہو۔"

براق نے کہا تو میر آئے کچھ سمجھ نہ سکی۔

"کیا ہوا براق آبے؟"

"کچھ نہیں بس یوں سمجھ لو کہ۔۔جب آپ کو اپنوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے نا۔۔تو آپ کو واپس فکس ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے۔"

وہ کہہ رہا تھا تو اس کا دل بھی اس کی نیلی آنکھوں کی طرح ہی بوجھل تھا۔

"اپنے آخر کیوں دھوکہ دیتے ہیں؟"

"اپنے دھوکہ نہیں دیں گے تو اور کون دے گا؟"

وہ زخمی انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"آج نیوز میں وہ شاپنگ مال کے بارے میں آرہا تھا۔۔ہر کوئی آپ کی بہت تعریف کر رہا ہے۔"

"ہوں!۔"

اس کو جیسے اس بات میں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

تاریخ تھی 5 فروری 2022۔

شہروں کی ملکہ کو سورج کی روشنی نے گھیر لیا تھا۔اب آسمان پر سورج کے ساتھ روئی جیسے بادل بھی جگمگا رہے تھے۔

ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی۔

نینا اور عریشہ اپنے ہوسٹل کے کمرے میں موجود تھے کہ تب ہی ان کے کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔

عریشہ دروازے تک بڑھی۔

"کون ہے؟"

"!ben(میں!)سیودا۔"

عریشہ نے دروازہ کھولا۔ سامنے کھڑی سیودا کو عریشہ نے اندر آنے کو کہا۔ سیودا کمرے میں داخل ہوئی تو نینا بھی اس سے ملنے کے لیے آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"مرحبا!۔"

سیودا یہ کہتی ہوئے صوفے پر آ کر بیٹھی۔

نینا اور عریشہ بھی صوفے پر آ بیٹھئیں۔

"تو کیا لو گی سیودا؟ کافی یا چائے؟"

نینا نے پوچھا۔

"کچھ نہیں میں تمہیں بس کچھ بتانے آئی ہوں۔"

"اچھا بتاؤ۔"

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہاری ڈاکومینٹری کیسی جا رہی ہے؟"

"ٹھیک لیکن ابھی بھی بہت کچھ باقی ہے۔"

"اچھا تمہیں کچھ کہنے سے پہلے میں تمہیں یہ دینا چاہتی ہوں۔"

سیودا نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ایک انویلپ نکالا اور وہ نینا کو تھمایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟"

"خود دیکھ لو؟"

نینا نے وہ انویلپ کھولا تو اس میں ایک بہت ہی خوبصورت کارڈ تھا جس پر سنہرے الفاظ میں تحریر تھا

"Sevda özdemir weds Yusuf Altan"

نینا یہ دیکھ کر خوشی سے چونکی۔

"سیودا! بہت مبارک ہو۔"

اس نے یہ کہہ کر سیودا کو گلے لگایا۔ گلے ملنے کے بعد سیودا کہنے لگی

"تمام! تمام! اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ابھی کوئی شادی نہیں ہو رہی۔۔ صرف engagement ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہو۔۔۔ یہ بات بہت خوشی کی ہے۔"

"ایوت! اور تم آ رہی ہو۔"

سیودا نے کہا۔

"سیودا! میں وہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں گی۔۔میں وہاں کیا کروں گی؟"

نینا نے جواب دیا تو سیودا کے چہرے پر ناگواری محسوس ہوئی۔

"!Lütfen(پلیز!)نینا۔"

"نہیں سیودا ایسے اچھا نہیں لگتا۔"

"بس میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا۔۔ تم آرہی ہو۔۔اور دیکھو یہ تماری ڈاکومینٹری کے لیے بھی اچھا ہے۔"

"اچھا! اور وہ کیوں؟"

نینا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ تم جان سکو گی کہ ہم ترکوں کی کیا روایات ہیں۔۔ ہمارے ہاں منگنیاں وغیرہ کیسے ہوتی ہیں۔۔ سمجھ آئی؟"

"نہیں سیودا!۔۔بس۔۔"

"نینا! تمہیں ادھر بہت سے لوگ جانتے ہیں۔۔ تم ادھر بور نہیں ہو گی۔۔اور دیکھو میری زندگی کا اتنا بڑا دن ہے۔۔میری بات مان لو۔"

سیودا نے بہت اصرار کیا اور پھر آخر کار نینا مان ہی گئی۔

"ٹھیک ہے!!!!۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منظر تھا براق کے گھر کا جہاں وہ صوفے پہ بیٹھا موبائیل استعمال کرنے میں مصروف تھا۔

"براق تم بھی چلو گے سیودا کی منگنی پر۔۔آخر وہ تمہاری فرسٹ کزن ہے۔"

جیمرے خاتون براق سے التجا کر رہی تھیں۔

"نہیں! آنے آپ پلیز مجھے مت فورس کریں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے مت آؤ تم۔۔ادھر سب کے گھر والے ان کے ساتھ ہوں گے۔۔اور میرے ساتھ کوئی نہیں ہو گا۔"

انہوں نے ایموشنل بلیک میل کرنا شروع کیا۔

"آ نے میر آئے جا تو رہی ہے آپ کے ساتھ۔"

براق نے کہا۔

"اب تم چپ کر جاؤ۔"

جیمرے خاتون نے خفگی سے کہا۔

"آنے! ادھر نازلی بھی ہو گی اور وہ اپنی فضول باتوں سے میرا سر کھائے گی۔۔ میرے اندر اتنی ہمت نہیں کہ میں اس کو اس کی فضول باتوں کا جواب دوں۔"

www.novelsclubb.com

براق تنگ آکر کہنے لگا۔

"براق ! ایسے مت کہو۔۔وہ جیسی بھی ہے تمہاری ہونے والی منگیتر ہے۔"

"منگنی ہو گی تو منگیتر بنے گی نا۔"

براق نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا تم نے؟"

"آنے! میں آپ کو نازلی کے لیے انکار کر چکا ہوں۔"

براق نے کہا تو جیمرے خاتون کے چہرے پر خفگی مزید بڑھی۔

"آخر کیوں؟ دیکھو یا تو ہو اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو۔۔ تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو مجھے بتاؤ۔۔میں کل ہی اس کے گھر رشتہ لے جاؤں گی۔"

"نہیں آنے مجھے کوئی نہیں پسند۔"

www.novelsclubb.com

براق نے کہا۔

"تو پھر انکار کی کیا وجہ ہے؟"

"بس! ابھی میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔"

"شادی کا کون کہہ رہا ہے صرف منگنی کر لو' 27 کے ہونے والے ہو تم۔"

"آنے ! اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے۔"

براق نے التجا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ! تو تم چل رہے ہو نا۔۔اب دیکھو جب آنے اتنی بار کہیں تو بات مان لینی چاہیئے !۔"

"ایوت !!!!۔"

وہ آخر کار مان ہی گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

. Esma Sultan Mansion.

آج کی شام بہت حسین تھی۔

اسما سلطان ایک تاریخی مینشن ہے جو اورتا کی میں بوسفورس پر استنبول کے قریب واقع ہے۔

اس کی تین منزلیں ہیں اور سب ہی انتہائی دلکش۔ یہ ایک کثیر مقصدی تقریب کا مقام تھا۔ سفید رنگ کی کرسیاں اور میزیں جو سفید میز پوش سے ڈھکی ہوئی تھیں' یہ سب بہت ہی خوبصورت دکھ رہا تھا۔ یہ تقریب اوپن ایئریا میں ہو رہی تھی جس وجہ سے سبز گھاس پر گرتی فانوس کی روشنیاں چمک رہی تھیں۔ وہ فانوس کی روشنیاں بالکل ایسی تھیں جیسے رات کے وقت جگمگاتے جگنو ہوں۔

نینا بھی وہیں موجود عریشہ کے ساتھ ایک ٹیبل پڑ بیٹھی تھی۔ کئی لوگ نینا کو جانتے تھے اور اس سے ملنے کے لیے بھی آ رہے تھے۔ ہر کوئی اس سے مل کر اس کی اقوام متحدہ والی تقریر کی بہت تعریف کرتا۔ وہ بھی یہاں بور نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

براق تھوڑا سا دور ایک ٹیبل پر جیمرے خاتون کے ساتھ بیٹھا تھا۔وہ آج سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا جس میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

"میر آئے کہاں ہے؟"

براق نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جیمرے خاتون سے پوچھا۔

"یہی کہیں ہو گی؟"

جیمرے خاتون نے جواب دیا۔

براق نے ادھر ادھر نگاہ دہرائی تو اسے میر آئے نظر آئی لیکن وہ ایک دم حیران ہوا۔

میر آئے کے ساتھ وہ لڑکی۔

www.novelsclubb.com

یہ وہی لڑکی تھی جسے وہ اچھے سے جانتا تھا۔

نیلے رنگ کی سکرٹ کے اوپر سیاہ رنگ کا بلاؤز اور نیلا سکارف لیے نینا احسن میر آئے یامان سے خوش دلی سے مل رہی تھی۔

فانوس سے ایک شاہی چمک نکلنا شروع ہوئی۔

براق اسے چند لمحے دیکھتا رہا۔

یہاں تک کہ وہ چمک اس جگہ میں جذب ہونے لگی۔

"نینا آؤ میں تمہیں اپنی فیملی سے ملواتی ہوں۔"

میر آئے یہ کہتے ہوئے نینا کو اپنے ساتھ اپنی ٹیبل تک لے گئی۔نینا وہاں پہنچی تو جیمرے خاتون اپنی کرسی سے اٹھیں۔

"آنے! یہ نینا ہے۔۔مین نے بتایا تھانا۔"

"تمام! تمام! مجھے یاد آگیا۔"

www.novelsclubb.com

نینا جیمرے خاتون کی جانب بڑھی اور ان کے ہاتھ کو ادب سے پکڑ کر چوما۔

یہ ترکوں کا رواج تھا جسے وہ یہاں رہ کر بہت اچھے سے جان گئی تھی۔ یہاں جب کسی بڑے سے ملتے ہیں تو آپ ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے ہیں۔ جیمرے خاتون بھی چہرے پر نرم مسکراہٹ لیے کہنے لگئیں

"sedece mutlu kal!(ہمیشہ خوش رہو!۔)"

نینا کچھ سمجھ نہ سکی تو میر آئے نے اسے انگریزی میں سمجھایا۔ نینا نے بھی جواباً ترک زبان میں ہی شکریہ کہا۔

براق یونہی کرسی پر بیٹھا نینا کو دیکھتا رہا۔

اور پھر وہ شاہانہ چمک ان دونوں میں بھی جزب ہونے لگی۔

"نینا یہ میرے بھائی ہیں۔۔ براق۔۔ براق یامان۔"

میر آئے نے کہا تو براق اپنی کرسی سے اٹھا۔ نینا نے براق کی طرف دیکھا۔ وہ جیسے اسے فوراً سے پہچان گئی تھی۔

اور پھر وہ سلاطین کی سرزمین کا سلطان بن گیا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ یہ نینا ہے۔۔میری بہت اچھی دوست !۔"

براق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مرحبا!۔"

براق نے کہا تو نینا نے بھی جواباً کہا

"مرحبا!۔"

اور وہ پاک سرزمین کی سلطانہ بن گئی۔

"دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔"

براق نے کہا تو میرائے چونکی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ پہلے بھی مل چکے ہیں؟"

"ہاں! ہم مل چکے ہیں پہلے بھی۔"

براق نے جواب دیا۔

"کب؟"

میر آئے کی حیرت ابھی تک کم نہیں ہوئی تھی۔

"اس دن شاپنگ مال میں یہ بھی موجود تھی۔"

"اللہ اللہ! تب ہی۔"

میر آئے کی بات پر سلاطین کی سرزمین کا سلطان اور پاک سرزمین کی سلطانہ دونوں چونکے۔

"کیا تب ہی؟"

نینا نے پوچھا۔

"تب ہی تو میں کہوں کہ تم اس دن میرے میسجز اور فون کا جواب کیوں نہیں دے رہی تھی۔"

میر آئے کی بات پر وہ تینوں مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"میں معافی چاہتی ہوں اس دن میں آپ کو شکریہ نہیں کہہ سکی۔"

نینا نے براق سے کہا۔ مگر اس کا انداز کوئی بے تکلفی والا نہیں تھا۔ اس نے نظریں نیچی رکھ کر کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں یہ میرا فرض ہے۔"

براق نے نینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نینا نے ایک دم براق کو دیکھا اور پھر نظریں چرائیں۔ براق کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اور اس کی آنکھوں میں بھی کچھ خاص تھا۔

"چلو نینا! میں تمہیں باقیوں سے ملواتی ہوں۔"

"تمام!۔"

www.novelsclubb.com

ترک زبان کا تھوڑا اثر اس پر بھی آگیا تھا۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ کچھ منفرد تھا اس میں۔ کچھ مختلف جو یہاں موجود اور کسی میں نہیں تھا۔ ایسا براق کو لگا اور جو واقعی سچ بھی تھا۔ یہی بات نینا کو سب سے پرکشش بناتی۔

براق اسے چند لمحے یونہی دیکھنے کے بعد اپنی کرسی پر آکر بیٹھنے ہی لگا کہ تب ہی اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

"Hey! Handsome."

براق نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں نازلی کھڑی تھی۔ اسے دیکھ کر براق کے چہرے پر ناگواری سی محسوس ہوئی۔

نازلی کا چہرہ بے تحاشہ میک اپ سے بھرا ہوا تھا۔ سنہرے بال جن کی سٹریکنگ ہوئی تھی 'ایک بن میں بندھے ہوئے تھے اور سائیڈ سے ایک لٹ نکلی ہوئی تھی جو ٹھوری کو چھوتی تھی۔ اس نے بغیر آستینوں والا ایک لمبا سیاہ رنگ کا فراک پہن

رکھا تھا۔یہ وہ واحد لڑکی نہیں تھی جس کا لباس اس طرح کا ہو۔وہاں موجود زیادہ تر لڑکیوں کا لباس کچھ ایسا ہی تھا۔

"تم تو مجھے بھول ہی گئے براق۔"

"میں کسی کو نہیں بھولتا۔۔البتہ اگر میرا ملنے کا موڈ نہ ہو تب میں کسی سے نہیں ملتا۔"

"اللہ اللہ! اتنا غرور۔۔ایک ہم ہی ہیں جو آپ کے لاکھ نظرانداز کرنے کے باوجود بھی آپ کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتے۔"

"تم پیرس کب جا رہی ہو؟"

"ابھی نہیں!۔۔میں کچھ دن اور یہاں رکنا چاہتی ہوں۔"

"تمام!۔"

نازلی نے اپنی ساری زندگی پیرس میں ہی گزاری۔اس کا وہاں اچھا خاصا کاروبار بھی شروع ہو گیا تھا۔وہ ایک بہت ہی کامیاب بزنس وومین تھی۔اب وہ اپنے ماں باپ

سے ملنے کے لیے ترکیے واپس آئی تھی 'لیکن پھر ابھی تک وہ یہاں سے واپس پیرس نہیں گئی۔

کیونکہ وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"کسی کے انکار کا اقرار میں بدلنے کا انتظار۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com